جلد ۱ | دہلی بابت دوشنبہ ۲۳ ذیحجۃ الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۱ء | نمبر ۱۳

مقدمۃ الجیش

ابھی اور ہوگی

چینی جنگ کا خاتمہ تو ہو ہی چکا تھا صرف کہین کہین بغاوت کا دورہ ہو رہا ہے جو عنقریب ختم ہو جاتا مگر خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک فساد اور برپا ہو گیا ہے جس سے ... سفیرون کے مطابق مجموعی قوت ... مین اسلامی افواج کے اعلیٰ افسر جنرل سیانگ کو بھی لپیٹے ہوئے مین لے لیا۔ جانسی کی سزا تجویز کیگئی ہے۔ ... کیا ایسا ... ہے جو آسانی کیساتھ ان کے ہاتھ آجائیگا۔ وہ تو ہزاروں کے جلوس جمع کریگا اس کے پاس ... وقت ... جانباز سپاہی ہین اور وہ ... مسلمان ... گرم ہو جائینگے ...

واہ رے تنگدلی

دیسی اخبارات مین یہ بڑا بھاری مرض ہے کہ وہ کسی اخبار کا ریویو کرنے سے بہت ہی جھجکتے ہین جو آفتاب جدید دلیل آفتاب کا مصداق ہو۔ ان تنگ ظرفون کا غالبا یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کسی نئے اخبار کا ذکر اپنے اخبار مین کرینگے تو ایسا ہو کہ لوگ اوسکا شہرہ دیکھ کر اوسکے گرویدہ نہ ہو جائین۔ وہ یہ نہین سمجھتے کہ یہ خصلت ... ایڈیٹرون کی شان پر دھبہ لگاتی ہے ... اخبار کے ... شائع ہو چکے۔ الحمد خدا کے فضل سے ٹھیک وقت پر ہوتے ہے اور ... کیساتھ کر ... تمام دیسی ایڈیٹرون کے خیال مین یہی ... ہوگا اور اگر ... ہوگا تو ... ریویو نہین ...

سچ کہا ہے بارہ گانی نام ہو اکا

انگریزی اخبارون مین آجکل بحث چھڑ رہی ہے چینی اور ٹرانسوال جنگ کے خاتمہ پر کیا ہوگا سلطنت کی یہ رائے ہے کہ خانہ جنگی ہوگی۔ اور یہ نہین کہ ملکی جنگ مین تو کوئی شبہ نہین۔ وہ کسطرح؟ اسطرح کہ ہر سلطنت کی فوج اپنے مقام پر جا کے شجاعت کے طور باندھیگی۔ اور بعد مین فوجون کو ذلیل و کمزور ... اور ... تک ... جھگڑا آپس مین ... ہو جائیگی ... جنگ ٹرانسوال کے بعد ... ملالے اور ... انگریزی فوجین ... ہو جائیگا ... جنرل ... دیا ... ہے ...

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی بحری نے دودھ پایا وہ بھی مینگنیوں بھرا

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
مولوی محمد یٰسین الہدی صاحب حنفی قادری	گیا	[illegible]	
شیخ امداد حسین صاحب	//	[illegible]	مولوی محمد یٰسین صاحب حنفی قادری
شیخ عبد الغنی صاحب	//	[illegible]	//
شیخ عبد الوحید صاحب	//	[illegible]	//
مرزا ناظر بیگ صاحب	//	[illegible]	//
شیخ کرامت علی صاحب	//	[illegible]	//
مرزا مستی صاحب	//	[illegible]	//
مولوی محمد کبیر صاحب	//	[illegible]	//
والدہ محمد کبیر صاحب	//	[illegible]	//
مسماۃ بی حمیدہ	//	[illegible]	//
مسماۃ بی مخدوم صاحبہ	//	[illegible]	//
ہمروالی اسامیان ۳۳	//	[illegible]	//
ہمروالی اسامیان ۲۰	//	[illegible]	//
حکیم عبد الرشید محمد صاحب	بہرد شاہ پور	[illegible]	دستی
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	
میزان کل		[illegible]	

تصحیح چندہ مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۹ کالم ۲ ۔ اسد اللہ خان کے غلطی سے لکھے گئے ۔ اصل ہم رہیں ۔ اہلیہ عبد الرزاق صاحب اصل کا نام غلط لکھا گیا اصل میں اہلیہ عبد الرحمن ہے ۔ رقم صحیح ہے ۔

انجمن اسلام سورت کے متعلق باشندگان سورت کیطرف سے ایک سخت شکایت دفتر میں موصول ہوئی ہے جس سے ارکین انجمن بالکل ڑی انجمن کی کم مائگی اور کوتاہ اندیشی کا پتہ ہوتا ہے غریب بیواؤں کو غلہ جو ایک عرصے بطور امداد انجمن کیطرف سے ملا کرتا تھا انجمن والے اسکو ہڑپ کر گئے اور اسکی امداد ایسی بری طرح سے کی کہ بیچاری بیوہ عورتیں شرم کے مارے زمین مین گڑ گئیں ۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ گذشتہ یکشنبہ کو عید روس صاحب کے مکانپر ایک بہاری جلسہ ہوا جسمین ہندوستان کے ایک مشہور و معروف سیٹھ کو قیصر ہند کا تمغہ ملنے کی مبارکباد دی گئی ۔ اور کچھ عطیات اور کریم النفسی کا اظہار کیا گیا جسکو وہ درحقیقت مستحق تھے ۔ اوسی جلسہ میں یہ کارروائی کی گئی ۔ بیوہ عورتون کو جو غلہ دیا جاتا تھا وہ ماہ گذشتہ رمضان ہی سے بند کر دیا گیا تھا اور بجائے اسکے صرف ایک روپیہ ماہوار ملا کرتا تھا لیکن اب اس ایک روپئے کا اظہار بہرے جلسے مین بہت ہی مکروہ طور پر کیا گیا یعنی ایک نہ جوشیر صدر صاحب یون کہنے بیگان سورت کے سرپرست کیطرف سے اعلان دیا گیا کہ جس کو اپنا ماہوار وظیفہ برقرار رکھنا ہو وہ جلسہ مین شریک ہو یا حاضر ہو ایک ہی ہین ۔ اون تمام نام چٹھیان ملینگی جسکے باس وہ سرٹیفکیٹ ہوگا اوسکو آئندہ ایک روپیہ ماہوار ملا کریگا ۔ ورنہ نام خارج ہو جائیگا (گویا تمغہ ہستی سے ہی مٹ جائیگا) اس اعلان سے بیچاری عورتین گھبرا گئیں ۔ اکثر تو اون مین واقعی ایسی پردہ نشین تھین جیسے مولوی بالعکس کے گھر کی عورتین ۔ اور کچھ چند چھچھول والیان تھین ۔ تاہم وہ ایسی بیغیرت نہ تھین کہ عام جلسہ مین تعلیمیافتہ لیڈیون کیطرح شریک ہونا گوارا کر لیتین ۔ اسلیے اکثر عورتین شرم و حیا کی ماری بیٹھ رہین ۔ سیٹھ جی نے سمجھ لیا ۔ کہ آبرو بڑی چیز ہے ۔ اس کو کھو کے چیز حاصل کرنے پر

صد ہزار لعنت

اور بعض ایسی عورتین حاضر ہو گئیں کہ جنکی گذر کا ذریعہ بھی سہارا نہ تھا ۔ مگر وہ بیچاریان شرم کے مارے بدور بیٹھی تھین مبارکباد دینے کے بعد اوسی ہال مین جہان عورتین بیٹھی تھین کرسیان بچھائی گئین اور سیٹھ صاحب موصوف سے کہا گیا کہ آپ اپنے ہاتھ سے چٹھیان تقسیم کرین ۔ سیٹھ نے اونہین خود یہ بیہودہ حرکت ناگوار معلوم ہوئی تھی اسلیے اونہون نے انکار کر دیا ۔ ایک اور معزز شخص نے اس کام کو انجام دیا ۔ سب عورتون کا نام معہ خاوند کے نام کے اسطرح پکارا گیا جیسے سکول مین لڑکون کی حاضری لیجاتی ہے ۔ اس بیبا کی اور دلاوری کے ساتھ جو نام پکارے گئے تو بعض آئی ہوئی عورتین بھی شرم کے مارے اوٹھ کر چلی گئیں ۔ بیچاریان ایسی تھین کہ جن کو نہ تھا نہ حرمت اوضون نے چٹھیان لے لیں ۔

اہل سورت ہم سے یہ دریافت کرتے ہین کہ اس کارروائی کا مطلب کیا ہوا ۔ وہ ہم سے کیا پوچھتے ہین پوچھیں مولوی بالعکس صاحب سے ۔ وہ انگریزی اصول سے خوب واقف ہین ۔ ڈھکی چھپی خیرات تو اولڈ فیشن سمجھی جاتی ہے سکھلے خزانے ۔ ڈنکے کی چوٹ کا طریقہ عمدہ سمجھا گیا ہے کیونکہ اس طریقہ سے بذریعہ اخبارات کے خیرات رجسٹرڈ ہو جاتی ہے ۔ لینے والا پھر اسکے سامنے نگاہ بھی نہین سکتا ۔ اور یا اون غریب بیواؤن کی بیکسی طشت از بام کرنے مین یہ مصلحت ہو کہ سیٹھ صاحب ہی ہمیشہ کے لیے از گم مین پھنس جائین ۔ وہ تو تھوڑے روز بعد اپنا کاروبار سنبھالنے کے لیے دوسری دنیا مین چلے جائینگے ۔ اور وظیفہ ہمیشہ جاری رہیگا اور معرفت حضرت ہی کی رہیگی مگر بیٹے ثواب ملتا رہیگا اور ثواب بھی کیسا چپڑی اور دو دو ملا

اب کیوں گھبرایا

آجکل عجب بلوہ اور شہر تہا بل رہی ہے - جسکو دیکھو
فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کے لیئے کمربند کئے تیار
ہے - بیٹھے بٹھائے بلگیریا کے پیٹون مین بھی مروڑ
چیونٹیان گھس گئین - اور اونہون نے ایسا دہلایا
کہ بلگیریا کو ترکون کی مخالفت کی دُھن بندھ گئی -
یہ خوف نہ سمجھا - کیا پدی کیا پدی کا شوربا - ہزار
بارہ سو مفسد بدمعاش ترکی سرحد مین اوتر گئے - اور
فساد پیدا کرنے - اوسوقت سرحد پر ترکی فوج کا
ایک ہی دستہ تھا - گو کہ وہ تعداد مین کم تھا مگر اونکی
خبر لے ڈالی - مگر چونکہ وہ تعداد مین زیادہ تھے - اسلیئے
مقابلہ مین مستعدی کیساتھ اڑے - خدا کی شان کہ دوسرا
دستہ فوج شاہی مدد کو آپہونچا - پہر بہلا باغیون کا قدم
کب جم سکتا تہا - دم دبا کے بھاگ کھڑے ہوئے -
ترکون نے کئی سو باغیون کو گرفتار کیا - خیر یہ تو جو ہوا
وہ معمولی بات تھی - اعلیحضرت سلطان المعظم کو جب اسکی
رپورٹ پہونچی اور پہر غور کرنے سے یہ بات ثابت
ہوئی - کہ کوئی معشوق ہے جس پر وہ زنگاری مین ہے
لہٰذا ۵۰ ہزار فوجکی روانگی کا حکم دیا کہ سرحد پر جاکر
حکم ثانی کی منتظر ہے - یہ خبر جو بلگیریا کو پہونچی - تو
اوسکی سٹی گم ہو گئی - اوسکی آنکھون کے سامنے جنگ
روم و یونان کا نقشہ کھنچ گیا - اپنی سلامتی کے لئے
سوائے اسکے اور کچھ نہ بن پڑی کہ رحم مجسم اعلیحضرت
سے معافی مانگ لے -

چنانچہ اوس نے لکھا کہ فوج ظفر موج کو
ناحق آپ تکلیف دیتے ہین - سرحد پر جو کچھ
واقعہ ہوا وہ چند مفسد باغیون کے اودھم مچانے
سے ہوا میرا اسمین کچھ قصور نہین - مین نے
تو اون کو روکنا چاہا مگر اونہون نے ایک نہ سنی اب اونکے
کرتوت کی سزا پاچکے ہین بس اب معاف کیا جائے -

زنانہ یادگار کیلئے زنانہ چندہ

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی شریف زادیون
یعنے عورتون نے یادگار ملکہ کے لئے چندہ کیا - یہ
سنکر ہمکو ایسی خوشی ہوئی کہ اگر ہم اوسوقت پتلون
پہنے ہوئے ہوتے تو فرط مسرت سے دونون بٹن
نہین تو ایک تو ضرور ہی ٹوٹ جاتا - ماشاءاللہ ہمارے
شہر کی عورتون کا کیا کہنا ہے - بڑی اولوالعزم -
فراخ حوصلہ - دوراندیش - ہین - اونہون نے اپنی
بھی وفاداری اور حقیقی محبت کا ثبوت بہت ہی اچھے
طور سے دیا - تینون قومین شریک تھین ہندوانیان
مسلمانیان "انگریزانیان" - ٹون ہال مین جلسہ ہوا -
اور بڑی شان و شوکت کیساتھ ہوا - ہر عورت کی
گاڑی تک بطور استقبال کے حضور ڈپٹی کمشنر بہادر
کی میمصاحبہ خراماں خراماں تشریف لیجاتی تھین
اور جو دیسی لیڈی تمکنت کے ساتھ زمین پر پاؤن
دھرتی تھی وہ اوسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر یا
اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین دیکر (جیسا دستور ہو)
ٹون ہال کے اندر کے بہتر یعنے بیٹھنے کے مقام تک
پہونچا دیتی تھین - اسکے بعد عورتون کی زرین
لباسی یا فوق البھڑکی کا کیا پوچھنا - بس اس سے
ہی تاڑنے والے اندازہ لگالین - کہ ایک تو حضور
ملکہ معظمہ کی یادگار کا جلسہ - اور وہ بھی کہان
رزمگاہ یعنے ٹون ہال مین - اور ٹون ہال بھی
کہان کمپنی باغ مین - اور کمپنی باغ بھی کہان چھکے
چاندنی چوک مین - اگر چمک دمک کے کپڑے اور زری
اور جال کا زیور کرایہ سے بھی منگالیا ہو تو عجب نہین
غرض اونہون نے اپنا ٹھاٹھ کم از کم ایسا تو بنا لیا
ہوگا کہ ہر تن یادگار بنگئی ہونگی کیونکہ اون بیچاریون
کو زیب تن ہونیکا موقعہ ہی کب ملتا ہے - اونکی بدنصیبی
مانع مشغلہ چلیں تو یہ اونکا بڑا نصیب ہوا - خدا کا شکر

۱۰۰ مین سے ۵ بچے

یہ تماشا دیکھیے کہ ہمارے بہادر گورنمنٹ تو مصالحت کی کوشش
کر رہی ہے اور دل سے یہی چاہتی ہے کہ کسیطرح وزیری
کر پاؤ مل جائے - اور نسل دنیا مین باقی رہجائے -
وہ صلح پر راضی ہو جاوین مگر وہ ایسے وحشی ہین کہ گورنمنٹ
کی رحمدلی اور قومی ہمدردی کو خیال مین ہی نہین لاتے
وہان تو مرغی کی ایک ہی ٹانگ والا حساب ہے -
اس سمجھانے بجھانے اور سلسلہ صلح چھڑ جانے پر بھی
وہ ہمارے ۵۰ بہادرون کو دبوچ بیٹھے - یہ تو
نوآبادی کے سپاہی تھے - اور باقی پنجاب لانسر رجمنٹ
کے - دونون کا مجموعہ ہو یا سو تھا - خدا معلوم وہ
جنگل مین کیسے جا پھنسے تھے کہ نابکار وحشیون نے
آگھیرا - وہ وحشی پہاڑ کے ٹیلون پر ایسے تاک لگائے
بیٹھے رہتے ہین کہ جیسے دہلی کے کنبیلے کے گرد و نواح
اونچے اونچے درختون پر گدھ آنکھین بند کئے بیٹھے
رہتے ہین - مردہ کی ذرا ہی خوشبو اونہین پہونچی اور
گدھ جو کہ ادھر سے آگرے - ایسے کمبخت وحشی انگریزیا وزن
کی خوشبو پر لپکتے ہین - ہمارے آدمی کل ۱۰۰ تھے
اور وہ ۹۰۰ تھے - پہر بھی ہمارے بہادرون نے
جان توڑ کے مقابلہ کیا - اور ایسی دیر کیا کہ اکھڑ
گئے - آخر کرتے کیا - بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا -
ہاتھ پاؤن ڈھیلے چھوڑ دئے - وحشیون نے بارا
کا مال سمجھ کے سب کو باندھنا شروع کر دیا -
وحشیون نے باندھنے بوندھنے مین پھرتی تو بہت
کی - مگر پہر بھی ہمارے ۵ بہادر بھاگ ہی نکلے
وہ کمبخت ہاتھ ہی ملتے رہ گئے ہونگے - گو ہماری
بہادر فوج نے شکست کو فتح ثابت کر دکھایا کہ ہم ایسے
نکل جا سکنے والے ہین کہ ۹۰ آدمی ۲۵-۳۰ آدمیون
کو نہ بچا سکے - غالباً اسکی تلافی مین عنقریب انکو
منا دیا جائیگا -

نئی فوج پرانی کو نیا کر دیا

گذشتہ ماہ مین جو انگریزی فوجون کی ریل پیل ہوئی اوسپر بیوقوف بدباطن ہنستے تھے اور طعنے دیتے تھے کہ پچھلی سب فوج ٹھکانے لگ گئی اسلیئے نئی بھرتی بھیجی جا رہی ہے۔ ہم نے اوسکی نسبت پہلے ہی اپنی رائے ظاہر کر دی تھی کہ نئی بھرتی فوج سب امانت کیطرح دھری ہوئی ہے۔ یہ فوج جلد کے کام کریگی اور وہ سستائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لارڈ کچنر بہادر جیسے اپنی کرنی نوج کے آجانے سے والنٹیرون کی امپیریل کو چھٹکارا دلایا۔ اب وہ لوٹ اپنے گھر سدھار جائینگے دوسری فوجون کے چھڑانے کی تدبیر بھی بہت سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے۔ فوج ادھر ادھر سے اور پہنچ جائے تو اونکا بھی دانہ پانی بدلوا دیا جائے۔ ہماری رائے مین تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کل انگریزی فوج کو وہان سے بلا لیا جائے۔ اور بجائے اونکے دیسی پلٹن بھیجدی جائین۔ اور اگر سرحدی وحشیون کو بھیجدیا جائے تو پھر مزا ہی آجائے۔ وہ نیم وحشی ہین تو یہ پورے وحشی۔ پھر بات مین انھی کا پلہ بھاری رہیگا جب کہ وہ مرتبہ بے موقعہ نہین دیکھتے ایسے ہی یہ بھی رگ پٹھے کا خیال نہین کرتے۔ جہان ہاتھ جمتو دیکھا الا اللہ کر کے لگا دیا۔

دیوانہ ملا پھر زندہ ہو گیا

سرحدی وحشیون سے ایک دیوانہ ملا سے تو ہماری گورنمنٹ کا پالا پڑا ہی تھا۔ خدا خدا کرکے اوسکی دیوانگی ناک کے رستے جھاڑی۔ یہ دوسرا دیوانہ ملا اور پیدا ہو گیا۔ یہ دیوانہ بھی سرحدی دیوانہ سے کچھ کم نہین۔ گذشتہ ماہ مین ہماری بہادر فوج جو اسکی مرمت کیلیئے روانہ ہوئی تو اوسنے ایک جگہ خفیف سا مقابلہ کیا۔ اور پھر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ہماری فوج نے سوچا کہ ایک قدم اور بڑھ گئے۔ اب اسکو چھوڑنا نہ چاہیے اسلیئے وہ بے تحاشا بڑھی چلی گئی۔ انجام یہ ہوا کہ ایک بیڈھب موقعہ پر وہ پلٹ پڑا اور جھپٹ اوسنے ہماری فوج کو گھیر لیا۔ وہان جو کچھ ہوا اوسکا اب فکر کرنا ہی کیا۔ گذشت آنچہ گذشت۔ ہماری گورنمنٹ یہ سمجھکر خاموش ہو رہی کہ چلو خیر دیوانہ ملا تو ٹھکانے سے لگ ہی گیا اب مقصد پورا ہو گیا۔ مگر اب سنا کہ وہ پھر زندہ ہو گیا۔ اور اوسنے ایسے مقام مین ڈیرہ ڈنڈا جمایا ہے کہ انسان کا گذر مشکل سے ہو سکتا ہے مگر ہماری بہادر گورنمنٹ کب پیچھا چھوڑنے والی ہے اسنے فوراً تیاری شروع کر دی۔ سرحد پورا پر تین فوجین جمع ہو گئین۔ جو عنقریب جنگ کے لیئے روانہ ہونیوالی ہین۔

ڈیویٹ بھی پاگل ہو گیا

ہماری بہادر فوجکو فوجون کے ساتھ مقابلہ مین وہ سخت وقت پیش آئی ہوگی۔ ایک تو وہ وحشی دوسرے اونکا جنرل پاگل ہے۔ یہ ہماری چیمپین میدانِ جنگ خان کا مضمون ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ [illegible] کبھی نہین برسر آسکتا۔ فوج تو پہلے تھی ہی اب جنرل ڈیویٹ بھی بے ٹھکانہ ہو گیا۔ [illegible] مین اسکی نسبت رپورٹ ہوئی ہے کہ ڈیویٹ پاگل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسنے صلح کی شرائط منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ اوسکے پاگل ہونے مین کیا شک ہے اوس سے بڑھکر پاگل کون ہوگا۔ کہ گورنمنٹ کیطرف سے صلح کی خود تحریک اور نہایت ملائم شرطین پیش ہون پھر بھی وہ انکار [illegible] اگر کوئی اس موقعہ پر ہوتا تو ہاتھ پاؤن جوڑ کے [illegible] کر لیتا۔ کیونکہ جب زبردست فریق کیطرف سے ایسی تحریک ہو اور ایسی صورت مین کہ اپنی فتح کی تمنا بھی نہو تو ایسا کرنا بیوقوفی ہے بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہی [illegible] سمجھے۔ اگر ڈیویٹ اوس وقت برضا و رغبت قبول کر لیتا تو بات بھی رہجاتی اور نجات بھی [illegible] اب جنرل بوتھا نے گورنمنٹ کی شرطون کو منظور کیا [illegible] کا بیڑا اٹھایا ہے اسکے متعلق خط و کتابت [illegible]

طلسم دل افروز۔ یہ وہی مسرور کن رسالہ ہے۔ جو ہر سال [illegible] کا حصہ بن کر نکلا کرتا ہے۔ یہ چوتھا حصہ ہے متفرق ردیفون کی بے سلسلہ غزلین ہین مگر بعض بعض غزلین ترو تازہ ہین۔ نوجوان شاعر نے اپنی ہونہار طبیعت کا خوب خوب زور دکھایا ہے ہر مصرع [illegible] ورق ہین اسپر چھپائی کاغذ گذشتہ پرچون سے [illegible] قیمت [illegible] تاجر کتب بمبئی کی دکان سے ملیگا۔

بہت جان بچائی۔ بوئر قوم ہے بہادرون کی [illegible] اسکا سبب معلوم ہوا [illegible] بے تکون [illegible] کرکے پاس گولی [illegible] چلانے کو تو [illegible] نہین آئی گھبرا کے [illegible] مین سفید جھنڈا کھڑا کر دیتے ہین۔ چنانچہ جنگی محکمہ [illegible] فوج کا [illegible] ثابت ہوئی اسلیئے اسنے اعلان شائع کر دیا ہے کہ [illegible] سفید جھنڈا کھڑا کیا [illegible] تو وہ [illegible] اسکی کارروائی کی تحقیق [illegible]

سلطانی فیاضی۔ [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] ادھر کا رخ بھی [illegible] مین قدم رکھتے ہی بڑی بڑی مشکلون کا سامنا ہو جاتا ہے۔ [illegible] یہ بات ثابت ہوئی کہ حضور سلطان المعظم نے جو [illegible] اپنے قاعدہ [illegible] پسند کیا [illegible] حاجیون کو آسایش [illegible] چنانچہ حال کا ذکر ہے کہ [illegible]

جاپان کی سینہ زوریان

جاپان نے ایک دفعہ چین پر یا فتح پائی کہ وہ سارے جہان پر شیر ہو گیا۔ وہ اپنی فوج کی شجاعت کے گھمنڈ مین ایسا آپے سے باہر ہوا کہ بڑی بڑی سلطنتون پر منہ آنے لگا۔ معلوم نہین کہ اوسنے چپکے ہی چپکے کسقدر فوجی تیاری کی ہے کہ وہ بلا شرکت غیرے مقابلہ کیلیے تیار ہو جاتا ہے۔ چین جنگ کی ابتدا مین روسنے بہت کچھ فون فان کی۔ وہ دل ہی دل مین یورپ کے ہاتھون مر مٹا پڑتا تھا اور اوسکا منشا یہ تہا کہ مجھکو اکیلا میدان جنگ مین چھوڑ دو۔ تم دور سے تماشا دیکھو کہ میری فوج مین کا کیسا جوہر کس نکالدیتی ہے مگر دول یورپ نے اس درخواست کو نامنظور کیا۔ پہر وہ روٹھ گیا۔ کہ تم نے میری جنگ مجھکو کرنے نہ دیا۔ خیر اس وقت تو دول یورپ نے دم دلاسے دیکر اوسے منایا۔ مگر وہ شجاعت کا بخار اوسکے دل مین بھرا رہ گیا۔ وہ بلبلا رہا تھا کہ کسیطرح میری شجاعت کا ڈنکا جہان مین بج جائے۔ اوسی وقت تک کوئی موقع نہین ملا جب اوسنے دیکھا کہ اور تو کوئی میرے ڈنگ مین جوڑ کا نہین اسلیے وہ جان سے ہاتھ دھو کے روس کے پیچھے پڑ گیا۔ وہ کہتا ہے کہ تم منچوریا کو ہڑپ کر جانے والے ہو۔ ہم کیا پانچون سوارون مین نہین۔ بہتر یہ ہے کہ یا تو یارون کا حصہ دلواؤ نہین تو اوس کے قبضہ سے ہاتھ اوٹھاؤ۔ اور اگر وہ دونون مین سے ایک بات بھی گوارا نہین تو پھر آجاؤ میدان مین جسکو بلائے اوسکو مرنے [illegible]۔ سمجھ مین نہین آتا کہ جاپان کا حوصلہ اس قدر کسنے چڑھا دیا۔ عجب نہین جو دوسری سلطنتون نے اوسکو اوبھارا ہو کہ تو شروع جنگ مین بڑی بڑی لے رہا تھا کہ مجھکو اکیلا چھوڑ دو۔ اگر تمہین واقعی شجاعت کی حرارت چڑھی ہوئی ہے تو آؤ دل ٹھنڈا کرلو کا موقعہ ہے۔ روس سے اگر دو دو ہاتھ ہو جائینگے تو [illegible]

ہمدردی کی کسوٹی

اس عنوان سے ایک مضمون جامع العلوم مین انبا پرشاد صوفی کے نام سے شایع ہوا جس مین اوسنے اپنی ملکی خدمت کا اظہار کیا ہے اور اوس کے صلے مین اس بُرے وقت مین ملک سے ہمدردی کی درخواست کی ہے۔

اس وقت ہم اس بحث کو فضول سمجھتے ہین کہ صوفی انبا پرشاد کیون جان سے ہاتھ دھو کے ریاست رامپور کے پیچھے پڑ گیا تہا۔ اسکے متعلق ہم پہلے لکھ چکے ہین اسی واسطے دوہرا کے ہم اس مصیبت زدہ کا دل دکھانا نہین چاہتے۔

اب تو ہم یہی کہتے ہین کہ اوسنے خواہ کسی غرض سے ریاست یا نائب ریاست کی مخالفت پر کمر باندھی ہو مگر وہ مستحق ہمدردی کا ضرور ہے۔ بخیال عوام اگر وہ خواہش نفسانی کی بدولت اس بلا مین گرفتار ہوا ہے تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکی ذرا بھی دستگیری نہ کیجائے بلکہ ضرور کیجائے۔ کیونکہ ملک کا خادم اور ملک کا سچا ہمدرد ہے۔ بیسون مضامین اوسنے دیسیون کی طرفداری مین (خواہ وہ کسی قوم کے ہون) ایسے پُر زور شایع کیے۔ کہ اگر وہ سنجیدہ مزاج اور منصف حکام کی نظرون سے گذرے ہون گے تو واقعی انکے دل ہل گئے ہون گے۔ اس سے کوئی بحث نہین۔ کہ اون سے کچھ نتیجہ بھی نکلا یا نہین یہ تو قسمت کی بات ہے۔ ہندیون کا ستارا ابھی جب گردش مین ہو اور کالا لوگ جب ازل مین ہی سیاہ بخت ٹھہرا دیا گیا ہو۔ تو پھر کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اخبار کا فرض یہی ہے کہ رعایا کی شکایت گورنمنٹ کے سامنے آزادی کے ساتھ بیان کردے۔ سو یہ فرض جامع العلوم کما حقہ ادا کرتا رہا۔ اسلیے اب ہمپر یہ فرض ہے کہ ایڈیٹر سابق جامع العلوم کی ہمدردی کرین۔ ہمدردی صرف زبانی یا تحریری ہی نہ ہو بلکہ ایسی کہ جس سے اوسکے بال بچون کو [illegible] سوجھے۔

گر نہو گڑ کی سی بات تو ہو

آجکل بعض معتبر اور مدبر اینگلو انڈین انگریزون کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ انگریزون کا دیسیون سے کیسا برتاؤ ہونا چاہیے۔ ایک معزز افسر ویڈربرن نے بڑی بیباکی کے ساتھ ایک مضمون شایع کیا ہے جس مین اونہون نے یہ ظاہر کیا ہے کہ انگریزون کا دیسیون سے برتاؤ اچھا نہین ہوتا۔ وہ فرماتے ہین کہ ہندوستانیون کے احسانون کا ہمارے سر پر بڑا بھاری قرضہ ہے اونہون نے ایک جائنٹ مجسٹریٹ کی اسپیچ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جو ایک کانفرنس مین دیگئی تھی اور جسکو تقریباً ۲۰ سال ہوئے اونہون نے بہت زور دیکر انگریزون کو ان فقرون سے متوجہ کیا تہا کہ ہندوستان کو انگلستان سے زیادہ عزیز رکھنا چاہیے۔ ایک تو یہ وجہ ہے کہ برٹش حکومت کی جڑ بنیاد اسی سے مستحکم ہوتی۔ ملکہ وکٹوریہ نے نہایت تپاک کے ساتھ اونکا خیر مقدم کیا۔ اور ہمیشہ وفاداری پر قائم رکھا۔ اور دوسری وجہ ہندوستان کو عزیز رکھنے کی یہ ہے کہ انگریزون کی خوراک کا بہت بڑا حصہ یہین کی پیداوار سے بہم پہنچتا ہے۔ اسکے علاوہ ہزارون انگریزون کو اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ ہندوستان مین گذارنا پڑتا ہے۔ اور دیسی لوگ اون سے اس اخلاق اور فرمانبرداری سے پیش آتے ہین کہ اون کو ہی نہین بلکہ اون کے تمام رشتہ دار بڑی آسایش سے بسر کرتے ہین۔ انگریزون کو یہان رہتے ہوئے صدہا برس گذر گئین مگر یہ کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ کسی انگریز نے کسی ہندوستانی سے دوستی پیدا کی ہو۔ انگریز ہندوستانی کو کالا آدمی سمجھکے ہمیشہ گریزان رہتا ہے۔ جس سے ہندوستانی دلشکستہ ہو جاتے ہین اور وہ اپنے دل مین یہی خیال کرتے ہین کہ مرغی انڈے سیتے مرگئی۔ اور مرغی کے کھانیوالون مین ذرا بھی ہمدردی نہ پیدا ہوئی۔

معرکہ آرائی

اٹھاہا وا آدم ہی نرالا ہو

یہ کون صاحب لمبی داڑھی والے کاج نیچے سر پر دھرے یہاں صاحب کے نزدیک جلوہ افروز ہیں ؟ حضور نہ جانے کون ہیں۔ صرف اتنا جانتا ہون کہ یہ صبح ہی سے تشریف لائے ہیں اسوقت شاید بیان وعظ یا پند فرمائینگے۔

لے وہ دیکھئے کھڑے ہوئے تو۔ صاحبو ٹہر جائیے۔ پیچھے خوب کان لگا کے سنئے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم گر گر گر گر۔ یہ تو زور زور سے بولکر آسمان زمین کے قلابے ملانے لگے۔ حضور نہیں یہ قرآن شریف کی ایک آیت جو الّم کے آخری رکوع کی ہے پڑھ رہے ہیں۔ گر گر گر اور بہ آواز اتنا۔ اوہ کیا دھواں دھار تقریر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انیونی صاحب حقہ میں مشغول ہیں۔ گر گر گر گر ویسے ہی خالی کیا فدا کی آواز ہے کیسا ہی لرزتا ہے کلیجہ دہلتا ہے۔ گر گر گر بیلوں خدا کی پناہ۔ انکے پیچھے سے جو آواز آتی ہے وہ سنائی بھی نہیں دیتی۔ عجب طرح کی ترق برق ترق ہے گر گر گر گر بیلوں ڈھ۔ توبہ توبہ مولویصاحب کا کچھ دماغ چلا ہوا نظر آتا ہے۔ گر گر گر گر بیلوں ڈھ لاحول ولا قوۃ جانے بھی کون آفت میں ڈالا۔ ایسا وعظ خدا دشمنوں کو بھی سننا نصیب نہ کرے۔ بیٹا میری توبہ ہے کان پکڑے جو اب کبھی بھول کر بھی ادھر رخ کروں۔ ایسے میں تو کوئی کچھ سے بہار کے جنگل کو نکل بھاگے۔

حضور آپ تو خبط سمجھتے ہیں نہ پوچھتے ہیں۔ ایک رونا ہی آپکی قسمت میں لکھدیا گیا ہے۔ جب سمجھے وہی گرے دیکھا بعد از حضرت حال کے رب سینہ کوبی میں ہے جیسے کہ دم میں دم رہا ہم ہے اور قوم کے اقبال کا ماتم رہا۔ اچھا اچھا وہ لیجئے مولویصاحب بھی دعا کیواسطے ہاتھ اٹھاتے ہیں آمین کہئے لوگ چلے وعظ ختم ہو۔ ہان بھئی اب ذرا اطمینان نصیب ہا۔ توبہ توبہ حواس پراگندہ ہوگئے تھے اب ذرا

مولویصاحب کا نام تو بتائیے۔ حضور نام سے کیا کام۔ ہان اتنا جانتا ہون کہ یہ سنگڑہ دار ہیں۔ بڑے کنزس مکھی چوس ہیں۔ کئی مرتبہ سود پر روپیہ لیکر ٹھونس زمینداری بھی خرید کی ہے۔ آجکل قتنف گاؤن میں کچری بھی بیٹتے پھرتے ہیں۔ آپکی کیا فرمایا سود ؟ حضرت ہان ہان کیا آپ کچھ اونچا سنتے ہیں ؟ اور سود لینا یا دینا یا جسم اسلام ہو جس جگہ مسلمانوں سے سود لیکا سو مسلمان بھی لے سکتے ہیں ایسا ہی فقہ شریف میں ہے۔ جو کہ بے شک ہو لیکن مجھے علم نہیں۔ اچھا پہلے یہ تو فرمائیے کہ سود دینا کہاں جائز ہے کہ لینا جائز ہو جائیگا۔ اور پھر آپنے شرف سنا ہو کہ کچھ کتب فقہ کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ جی نہیں میں تو کہہ رہا ہوں کہ میں نے صرف سنا ہے مجھے علم نہیں۔ تو پھر سے شنیدہ کے بود مانند دیدہ ؟ ہان حضور تب تو مولویصاحب زانی۔ معاذ اللہ زنہ توبہ سود خوارہ غیرہ وغیرہ بجز سے آپ یہاں کی بے تکی ہانکنے لگے۔ کہیں بات کو گمان بھی تو نہیں نہیں چھپ گئے۔ لاحول ولا قوۃ زبان ہے یا وہ وسواسوں کی گرن کرامات دن چلی جاتی ہے۔ کہاں میں پوچھے مولویصاحب کا نام پوچھ رہا تھا۔ کہاں سود کا مسئلہ چھیڑ دیا۔ ارے حضرت توبہ توبہ آپ سے خطا ہوئی مجھے معاف کی۔ ہان صاحب میں کچھ اردو پڑھ جانتا ہوں۔ عربی جانتا نہیں۔ مولویصاحب کا نام کوئی ادھر میں بھاری عربی زبان میں ہے۔ اگر زبان پر رکھوں تو عجب نہیں کہ کٹ کر گر پڑے۔ ہان البتہ ایک بات اور بھی جانتا ہوں کہ مولویصاحب کا ستارہ اقبال کوئی آجکل برج میں لگا ہے۔ کیونکہ وعظ کہتے کہتے مولویصاحب نے ایک بیوہ عورت کی طبیعت بھی اپنی طرف پھیر لی ہے۔ نکاح بھی کر لیا ہے کچھ زمینداری بھی ہاتھ لگی ہے لیکن مولویصاحب کی اس حرکت نا شائستہ سے ساری بستی بلکہ شہر بھر سکتے میں ہے۔ کیونکہ یہ نکاح مولویصاحب نے چپکے سے کیا ہے بعض بعض شہر کے رئیس تک بھی لیا تے ہیں کہ یہ نکاح چپکے سے کیوں ہوا۔ یہ تو سنتوں الاسلام ہے۔ شاید قبل سے وہ عورت سے جوڑ رہے تو تعجب۔ لیکن دل کی بات خدا جانے۔ واللہ اعلم بالصواب

لئے یہاں پھر چھین دہی جبہ مصرعہ ہنک مارے جیسے وہ ایکے پیچھے قل ہو اٹھے کا ہو۔ کام کی ایک بات دیکھی کہیں پھر نیچے تو نہیں سوار ہو گیا۔ یہ نہ یہ اوسیکا طفیل ہے۔ حضرت بیٹھئے آپکی بیچ کے کام کی کوئی بات ہی شہر کی۔ اچھا تو حضور صاحب کا نام کیوں نہیں بتاتے۔ حضرت سلامت میں تو کہہ لیا ہوں کہ مولویصاحب کا نام بڑا نہایت ٹرلبے میں بیان نہیں کر سکتا۔ اسے پھر کون کیسے بتائیے بھی تو سہی اچھا صاحب میں چرچا تا ہوں سو بیان کرتا ہوں۔ شاید مولویصاحب کے نام سے (اور نہیں فاتحہ) فاقہ۔ قناعت ریاضت اور صاف بھی نکلتے ہیں۔

خیر صاحب تانت باجی راگ بوجھا۔ مولویصاحب کا نام معلوم ہو گیا۔ اب کوئی تازی خبر سنا ناہو تو سنا ئیو نہیں تو جیا دھندا کیجئے صاحب آگے داستان طویل ہے کل سنئے گا۔

راقم حضرت اکسیر قدس سرہٗ۔

ملکۂ آفکہ

لاحول ولا قوۃ میری بھی کیا بھول جانیکی خو ہے۔ اتنا سب کچھ لکھ گیا۔ اور اصل بات ہی نہ لکھی۔ جیسے ادھر ادھر سے چند تہنیت کے اشعار دکھلا یا ہوں امید ہے کہ مولویصاحب اسکو قبول فرمائینگے۔

وھو ھذا

ذلف فس کا سامان مبارکباشد	شفعہ میں بیاہ کا ارمان مبارکباشد
بنگیا عیش کا سامان مبارکباشد	منہ میں ہو گیا نقصان مبارکباشد
پاؤں میں بخت رسا کے جو سنیچر آیا	بیچ حسرت ہوا دیبان مبارکباشد
دشمنوا لیسی ہو نئی کو بہ شہ چولی	لائق دید ہے یہ شادی مبارکباشد
بال داڑھی کے سفید و سیہ کھچڑی ہو	سکنہ میں ٹوٹے جیسے نشان مبارکباشد
ہے یہ دندان شکستہ ہی رہن کا عالم	جیسے ٹوٹا ہو الاان مبارکباشد
کیونکہ ارشاد ہی کار من شنا تو مدحا	غنچے کر زون کے ارمان مبارکباشد

دیکھئے آپ سے میرے منہ کے تابہو
سکے گا ماہ کا بھی مبارکباشد

راقم

دی جوا دیہ لکھ چکے۔

ہندوستانیون مین پھوٹ

سوا تانا پنج کورنش آداب پہونچے۔ کچھ بھی کچھ خبر و بر لائے یا یون مین دفتر عالیہ مین دم سے آکو دے نہین جناب خالی خولی تو نہین ہون بیٹھے بیٹھے گئے مین اسوقت اپنی قوم کے ان لوگون کیطرف جھکا ہون جنکے خمیر مین رشک و حسد بھرا ہوا ہے فی زمانہ یہ ناپاک خصلت بجز کالی چمڑی والون کے اور کسی مین نہین پائی جاتی فی صدی ۹۰ سے زائد اسی عارضہ مین مبتلا ہوئے جاتے ہین عموماً ہندوستانیون مین یہ عادت ہے کہ جہان انہون نے اپنے عزیز و اقارب کو صاحب اقبال دیکھا اور حاسد صاحب رشک و حسد کی آگ مین جل بھن کر مردہ ہو گئے اب یہ منصوبے باندھے جاتے ہین کہ جسطرح ممکن ہو اس کی دولت بار لوگون کے قبضۂ تصرف مین آ جائے یا کوئی ایسا سبب پیدا ہو کہ یہ بھی مجھی جیسا مفلس ہو جائے چنانچہ حاسد صاحب نے سوچتے سوچتے کوئی جعلی مقدمہ ہی بنا کر اس کو آفت مین مبتلا کر دیا دو چار جھوٹے گواہ ہی گانٹھ کر اسپر نالش داغ دی۔ اگر وہ بیچارہ خوش قسمتی کے باعث اس چوبا چکر مین پھنس گیا تو گویا حاسد صاحب کو عید ہو گئی جامہ مین پھولے نہین سماتے ہین بعض لوگ اسی فکر مین لگے رہتے ہین کہ ہمارے شہر مین کون کون شخص اس قابل ہے جو انکم ٹکس ادا کر سکتا ہے۔ اب اگر کوئی ان کے ہتھے چڑھ گیا تو انہون نے اس بات کی عرضی عدالت مین رپورٹ کر دی کہ فلان شخص انکم ٹکس کے قابل ہے۔ بس لیجئے جناب گورنمنٹ بہادر نے بعد تحقیق اسپر انکم ٹکس عاید کر دیا۔ افسوس کہ ہم ہندوستانیون نے رشک و حسد کی بدولت اپنے پیر مین خود کلہاڑی ماری۔ اگر ہم لوگون مین اتفاق اور اتحاد ہوتا تو کاہیکو یہ بدنصیب دن دیکھنا پڑتے۔ انہون پیٹ بھر کے یا جسدہ کی بھی نہین ملی۔ عقلمند را اشارہ کافیست۔

سال فــــــــــــــم

اسکا ہے کون جس کی مدد پہ خدا نہو
ڈوبے وہ ناؤ جس کا خدا ناخدا نہو

لمــــــــــــــم

بشیر الدین بشیر از دہلی

میان بیوی مین دو دو چونچین

(بیوی) (میان کیطرف مخاطب ہوکر) کرن ڈوبنگی شام ہو چکی ہے۔ لڑکے تمہاری راہ دیکھتے دیکھتے سو گئے۔

(میان) یا اللہ کس عذاب مین جان ہے۔ دن بھر سرکاری کام سے فرصت نہین ملتی۔ شام کو گھڑی دو گھڑی یار دوستون مین بیٹھو۔ تو یہ بچے لگو جان کو رو دیتے ہین۔ پہر بیوی کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ جیسا تم کہو ویسا کرون۔ کہو نوکری چاکری چھوڑ کر تمہارے آنا بندے سے نہ ہار ہون یا تمہین اپنے شکنجے سے لٹکائے لٹکائے پھرون۔

(بیوی) الہی خیر آج تو میان سے لڑتے ہو۔ خیر جانے دو مین کچھ نہین کہتی۔ (دیکھ غور سے میان کے چہرہ کو دیکھ کر) اینہ یہ آج تمہاری آنکھین لال لال سے کیسی ہین۔

(میان) ابھی دل پری کے اکھاڑے سے چلا آتا ہون

(بیوی) جبھی تو تمہارے منہ سے یہ بڑی بڑی بدبو چلی آتی ہے۔

(میان) (غصہ سے) بڑی بو اور ہمارے منہ سے ذرا زبان سنبھالو۔ کہین تمہارا دماغ تو نہین سڑ گیا ہے۔ پہر ایسی بات نہ کہنا۔ ابھی دفتر سے چھوٹ کر ذرا کی ذرا ایک دوست کے یہان جا بیٹھا تھا۔ انہون نے دو چار گھونٹ شربت انار کے پلا دئے۔ اوس کی خوشبو ہوگی۔ واہ نیک عورت ہمارے منہ مین بدبو بتلاتی ہے کبھی تمہارے باپ دادا نے بھی ایسا شربت انار پیا ہے کہ پر بھی خوشبو کو بدبو بتلانے لگین۔

(بیوی) اے نوج شربت انار مین یہ سڑی ہوئی [illegible] کی سی بدبو۔ نہین معلوم تم نے کس منہ سے اس کو پیا اور خدا معلوم تمہارے ناک وسوقت کس چراگاہ کو چلی گئی تھی۔

(میان) (مذاق سے) اچھا تم ہار ہی مین جیتا۔ جانے دو اسکا قصہ ہی کیا ہے۔ بجز شربت نہ سہی شراب ہی سہی کی کچھ بڑا ہی اب تم مجھے میلا کہلا دو۔ اب تو خوش۔

(بیوی) خوش ہون میری بیری دشمن جنہون نے یہ شراب کی لت تمہارے پیچھے لگا دی ہے۔ مجھ کو تو پہلے اب اسی بات کا رنج ہے کہ یہ روگ تمہارے پیچھے پڑ لگ گیا۔ کونسی گھڑی ہو گی کہ اس بری عادت سے نجات ملیگی۔ اور یہ دعا کرتی ہون کہ الہی کوئی راہ چلتا ان کو نیک ہدایت کرے اور یہ اس پر عمل کرین۔ نہین تو خدایا اتنا ہی کر کہ سرکار قانوناً شراب کا پینا ناجائز کر دے بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم دیکھتے ہو کر مولوی لوگ شراب کو کس قدر خراب بتاتے ہین اور تم پھر بھی نہین چھوڑتے۔

(میان) ارے بیوی مولوی ملا لوگون کی بھی چلاتی ہو۔ یہ اس کے مزے سے ناواقف ہین ان کے کہنے کا کون اعتبار۔ ابھی ایک آدھ بوتل برانڈی کی ان کو بھی پلائی جائے اور جب سرور مین آئین تو دریافت کیا جائے۔ کہ بری ہے یا اچھی۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس وقت حرام کو حلال بتانے لگین تو میرا ذمہ۔

(بیوی) توبہ کرو توبہ۔ ذرا سی انگریزی کیا پڑھ گئے ہو کہ خدا رسول کا بھی ڈر نہین رہا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ شراب سے مختلف قسم کی بیماریان جگر اور دماغ کی ہو جاتی ہین جن سے آدمی اپنی اصلی عمر تک نہین پہونچتا۔

(میان) تمہاری تو عقل ماری گئی ہے۔ خدا کی خدائی نہ بگڑ کوئی ہنسی کھیل ٹھیرا۔ بھلا کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنی آئی سے پہلے چلدے۔ سب جھوٹ۔ بالکل لغو۔

مین نہین مانیگا۔

(دہریہ) نہ مانو نہ سہی۔ تم جانو تمہارا کام۔ ہم بہی کوئی تمہارے دشمن نہین ہین۔ جو کچہ اپنی سمجہ مین بہلا سمجہے ہین تم کو سمجہاتے ہین۔ آیندہ جیسا تمہین دکہائی دے وہ کرو۔ اور نگوڑی سمجہ تو اپنی عقل نہین کہ تمہین قائل کردون۔ لیکن ہان یہ ضرور کہونگا کہ یہ ہے بڑی بلا۔ یہ تو میرے آنکہون کی دیکہی بات ہے کہ شرابی کی بڑی گت اور بہت بدنامی ہوتی ہے۔ لو کل ہی کا ذکر ہے کہ محلہ مین ایک چند سی شراب پیکر آیا۔ تہوڑی دیر تو چپکا پڑا رہا۔ مگر جب شراب نے زور کیا تو لگا شور و غل مچانے۔ دوچار آدمیون نے منع بہی کیا کہ بہئی رات کا وقت ہے ذرا سونے دو۔ مگر وہ کس کی سنتا تہا۔ اور زور زور سے اول فول بکنے لگا آخر ایک سیر کو سوا سیر آہی گیا۔ اوس نے آو دیکہا نہ تاو۔ فوراً اٹہ دس سلیم شاہی رسید کین اور بہرا رشا پانی کا گنہ پر چہوڑ دیا۔ بس پہر کیا تہا۔ یہ شرابی ارے دوڑیو ارے دوڑیو کہتا ہوا بہاگا اور سیدہا گہر کا راستہ پکڑا۔

(میان) واللہ کیا بات کہی ہے مانتا ہون۔ یہ تم نے ٹہیک کہا۔ گذشتہ پرسون کا ذکر ہے کہ مین اور میرا ایک دوست شراب خانہ سے خوب پیکر اور خالی بوتل ہاتہ مین لئے ہوئے وہان سے نکلے۔ دوچار قدم شراب خانہ سے چلے ہونگے کہ پہر چلنے کی طاقت ہم دونون مین نہ رہی۔ آخر دونون سڑک سے ذرا جہک کر نالی کے قریب بیٹہ گئے۔ اور چونکہ ہوش تو تہا ہی نہین ذرا سی دیر مین [illegible]۔ تہوڑی دیر بعد مجہے یہ معلوم ہوا کہ میرے منہ پر پانی کی دہار آ رہی ہے۔ جس سے مین [illegible] کہتا ہوا [illegible] کہ ابے یار [illegible] پانی آگیا [illegible] آسمان کیطرف [illegible] دیکہا تو مطلع بالکل صاف پایا [illegible] کیا دیکہتا ہون کہ ایک کتا سرہانے [illegible] اپنی ایک ٹانگ [illegible] بیساختہ میرے منہ سے

دہار چہوڑ رہا ہے۔ مین نے اوس نابکار کو للکار کر دو تک .... شیرے کے جہگڑے مین۔ راہ گیر شرابی جو پیچہے آتے تہے او نہین سے ایک نے کہا کہ کیا ہے میان کیا ہے۔ مین نے بات یہ بتائی کہ شراب خانہ کا کتا (حرامی پلہ) شراب پی پی کر ایسا مزہ مین آگیا ہے کہ خریدارون کی بوتلین اوٹہانے لگا ہے دیکہو سر کے بدمستی کی وجہ سے ہم تہوڑے دیر کے لئے لیٹ رہے تو کمبخت بوتل نکال لے چلا تہا جس مین آدہی بوتل شراب بہی تہی۔ وہ تو جہٹ سے میری آنکہ کہل گئی۔ مگر یہ برا ہوا کہ بوتل کا کاگ نکل پڑا اور وہ سب شراب میرے منہ اور کپڑون پر گر گئی وہ راہ گیر شرابی کہنے لگا لاؤ یار مین چاٹ لون آج مین نے پی بہی تہوڑی ہے۔ غرض وہ میرے منہ اور کپڑون کو چاٹنے لگا۔ مگر تہوڑی دیر بعد کہنے لگا یار یہ تو بڑی معلوم ہوتی ہے کچہ کہاری کہاری سی ہے۔ میان یہانتک کہہ چکے تہے کہ ان کو بڑی زور سے قی ہوئی اور تمام گہر مین بدبو پہیل گئی۔

باقی آیندہ

آثم حیات الدین احمد از نوگاؤن تبدیل کمنڈ

محرمی وعظ

اعلموا۔ ایہا المتوکلین۔ جبکہ ادا کیا ہم نے دوگانہ عید۔ بسم اللہ اللہ اکبر والی کا بیچ جامع [illegible] مقررہ کے کہ ہوتے ہین جہان ہزارون مسلمان ساتہ اس شان کے کہ ہوتے ہین کپڑے سب کے عمدہ اور بہلا ہوتا ہے او نہین عطر انواع و اقسام کا۔ اور تحقیق شان یہ ہے کہ پہچانی ہے اون عطرات سے بوی اسلام اوسدن بیچ جنگل تمام اور شہر ہمارے کے۔

پس بعد انفراغ [illegible] نماز دوگانہ۔ کی ہم نے توجہ طرف قربانی کے کہ حکم ہے خدا و رسول ہمارے کا پس جبکہ پہونچے بیچ کانون ہمارے کے آواز قربان ہونے والون کی کہ ہی وہ [illegible] سے تو آگیا ہم کو یاد عشرہ محرم کا فوراً۔ اور پہر گیا سامنے آنکہون ہمارے کی میدان کربلا کا بس ٹپک پڑے دونون آنکہون ہماری سے آنسوؤن کے قطرے چند ساتہ اس رنگ کے کہ شائبہ تہا اونہین خون کا۔ بیشک تہے وہ سرخ مثل بیر بہوٹی کے کہ پیدا ہوتی ہین وہ بیچ جنگلون ریتیلی کے ایام بارش مین قدرت خدا کی سے خود بخود۔

پس یاد آجانے ست محرم کے لازم ہوا ہم پر کہ کردین آگاہ متولیون مال وقف کو فرائض اون کے سے اور کر دین خبردار اون کو کہ نہ کرین وہ کفایت شعاری بیچ ان دنون مبارک کے کہ پکارے جاتے ہین وہ ساتہ لقب عشرہ محرم کے۔ اور نہین وہ [illegible] رہی متولی مصداق اس مثل کے کہ کہہ گئے ہین بڑے لوگ زمانہ گذشتہ مین کہ دانا دے اور بیٹہے پیٹ [illegible] کا۔ کیونکہ وقف کیا ہے جس نے اپنی جائداد کو خالصاً للہ۔ جبہی تو غرض اوس واقف کنندہ کی یہی کہ خرچ کیا جاوے اسکا ماحصل بیچ راہ اللہ کے ایام محرم مین مختلف اطوار سے جیسے لگا دیجائے سبیل فی سبیل اللہ۔ اور کیجاوے خدمت امام باڑہ کی اور کہلایا جاوے طعام برائے ایصال ثواب بروح پاک امام حسین علیہ السلام۔ کہ تہے وہ پیارے پیغمبر کے قرة العین۔ ہوتا ہے ہم کو افسوس سخت سننے سے اس بات کے کہ بدقسمتی لوگ طرف سے متولیین کے اور سمجہے جاتے ہین وہ بیچ خیال عوام کے حقدار اور کہتے ہین [illegible] نسبت اونکی کہ ڈکار جاتے ہین وہ مال وقف کا بہت [illegible] مرتی ہین سے جائداد وقف شدہ کو اور [illegible] مین

سے مستحقین کو - یہی ضرور ہوا کرد بن جب خبر لگا
انہون کرہا جہ جابجا کو گرم سے رنگ بہادی پان
اپنے دین دنیا کی فکر ین پوری طرح سے عزادار
عشرہ محرم مین اور خرچ کرین مواقع آمدنی جائداد
وقف کے پہلی تاریخ سے دسوین تک -

بلکہ یکن خوب سا کھیڑہ عمدہ لینے بگھار دیا جائے
اوسین گھی خالص کا کہ مسنون ہے وہ ایسے گھی
کہ بھی اوسین آمیزش کسی قسم کی چربی - آلو - اروی
نحو کے تیل وغیرہ سے اور تقسیم کرین فقیرون کو
دل کھولکر کہا مین دسے پھر پیٹ بھی لگا کرکے
اور بہو تری کر بنچیلا جاتین اور رہ مین قاسم مقسوم
کے نام پر اور رکھین دروازے امام باڑہ پر سبیل
شربت واسطے عوام کے اور پھر وہ خنک بسیار
کہ سب زمانہ گرماگری کا اور کہلاتین بافرخوانی اور
بلاتین جائے اچھی سے اچھی حاضرین مجلس شربہ
خانی کو ادہر کرین تقسیم دنبان انصاف کی روسے
اونکی قدر کرین لکھنوی تحت اللفظ و سوز خوان شور
آواز عالون کو اور قدر کرین اونہین پورا سے پورا
محنتانہ کر دسے پڑہین دل لگا کرکے ایسا کر وین
سامعین دل پہاڑ پہاڑ کرکے اور نہ کرین کوئی بات
کمدہ فریب ودغابازی کی جیسا کردیتے رہے
اور نہین ہمانسا بچی سانہ عقلمندی نہی کے گذرے
ہوئے محرسن مین عوبہ بنا دین او نہین بیوقوف
مثل بنانے بیوقوفون کے کیونکہ ہین وسے بیچارے
مروت کرنے والے اور دینین جلدی سے خرچ
محمدی نکالنے کا اور نہین جیسا کہ معمول تہا پہلے -
دیکہو انا نہ کرتے رہین گے گشت لگا کر اخراجات
کا اگر پائی گئی امسال کسی قسم کی بددیانتی اور تہ بنیم مال
وقف کی تو کرین گے مرمت مثل کرنے کے اور پہر
آمادہ کرین گے لوگون کو واسطے لینے منہ لیانی تہا
کے او کہو لینگے رونق بددیانتی تمہاری کا سامنے

گورنمنٹ کے اور تحقیق شان یہ ہے کہ وہ بڑی
انصاف والی اور محافظ ہے وہ ہر مذہب اور
ہر گروہ کی اور پہاڑ دیتی ہے شکر اون ڈاکوون کا
ہو ڈکار جاتے ہین مال وقف کا جاتا کیون اپنی سے
گدوہ پھر مقرر کر جگی کسی دوسرے کو اسلامی لوگون مین
سے پس جیسا کر نہین رو دے پھر غم ایام مین نہ ملے
روایات پڑہوا کر وب ابہی کچھ جلاوگے معہ بال
بچون اپنے سکے اپنا اپنا پیٹ پیٹ پیٹ کر
اپنی قسمت پر اور پہر نہ دے سکو گے ہم کو الزام کسی
قسم کا کہو لدیتے ہم فریب ودغین تمہاری کو -
علی قسم

نہ بگڑو کیا جو نظارہ تمہارا
کہ حاصل نہیں کچھ اجارہ تمہارا

لہم

ع - ق - نور وصبت حبیب الٰہی مرادآباد

یارب شب وصال کبھی ہو جب نصیب
کچھ دن کو گم جہان ہو جائے آفتاب

پچھلی رات کا وقت تہا آسمان نکھرا ہوا - اور
تارے جھلملا رہے تہے - ابتدائی تاریخون کا چاند
مغرب کیطرف بالکل تنگ کر غروب ہو رہا تہا اور
اوس کے جھکتے ہوئے چہرہ پر جو کسی زہرہ جبین نازک
مزاج کے گل رخسار سے آب و تاب مین کسیطرح
کم نہ تہا - زردی مائل سُرخ جلوہ جس کو چاند کی شفق
کہنا کسیطرح نامناسب نہین ہے ہیلتی جاتی تہی
چاند کے چہرے جو کچھ یونہین سے تیز چل رہی تہی
سرخ ہوا سے غنچون کو چھیڑ چھیڑ کر ہیدار کرنے لگے
نیلے نیلے آسمان مین اب پورب کیطرف کسیقدر کافور
پیدا ہو چلی تہی لیکن ابہی اسقدر واضح سفیدی نہ تہی
کہ جو ابہی پیشانی ہو سے کاذب کا داغ چھپا سکتی

یادگون کے دلون مین اسکا اس قدر اعتبار ہو
کہ وہ آنکھ کراستے اپنے کامون مین معروف ہو
بسکٹ بیگم جو محلہ جکی گہر مین رہا کرتی ہین - آج
سے نوکری کے ساتھ ہمارے نوجوان دوست
کو پہلو مین لیے ہوئے بڑے مزے سے خراٹے
کی نیند لے رہی ہے - مگر افسوس ہے تو یہ ہے
کہ اب چند منٹ مین صبح ہو جائیگی - کیونکہ تارے
جھلملا کے سفید پڑ گئے ہین - آسمان کے مشرقی
کنارون سے شروع ہو کر چارون طرف پہیل
جانیوالی سپیدی نے ایک نور کا عالم پیدا کردیا
جانور جو تہوڑی دیر پہلے اپنے پرون کو سمیٹے
پتون کی آڑ مین سہمے ہوئے گہونسلون مین
ہوئے تہے چہچہاتے ہوئے نکلے - اور ادہر ادہر
شاخون پر بیٹھ کر اپنی خوش الحانی صداؤن اور نغمون سے
دل چسپیان پیدا کرنے لگے تہے جو تہوڑی دیر
بڑی مایوسی کے ساتھ بسکٹ بیگم کے کمرہ مین
جھلملا کر جل رہی تہی نسیم سحر کی ایک ہلکی سی ہوا
سے کسی نامراد کے دل کیطرح بجھ کر رہ گئی تہی
چارون طرف پہیلنے اور دمبدم بڑہتی ہی جانیوالی
روشنی کی ہجوم دہام مین اس کے اس مایوسی
سے دم توڑ کر رہ جانیکا متعلق خیال بہی نہ آیا
پہر بسکٹ کے پہلو مین انیٹھ انیٹھ کر سو رہا
نوجوان عمر حسن کی بہی آنکھین کہلی اور اپنا چہرہ غور
آئینہ مین دیکھا اور سر کے بالون کو جو کسی قدر پراگندہ
ہو گئے تہے برابر کرکے ترکی ٹوپی سر پر رکھ کر چہوٹی
چہوٹی مونچھون کو ابہی نودمیدگی کی وجہ سے
ہی تہین - گرتے گرتے بگڑے ہوکا نشانی
کسیطرح معلوم ہوتی تہی ہونٹ کلین داب لے ہوئے
اور چلے - اور خدا حافظ سمجھے ہوئے سدہ
کی طرف بڑھ چلے - بیچاری بسکٹ بیگم جو دروازہ
ہاتھون سے کلیجہ سنبھالے ہوئے عجب حال

سے اون کی رخصتی تیاریون کو دیکھ رہی تھی بیخود ہوکر اور بغیر زبان سے کچھ کہہ سکی گھر اور جھکے ہوئے سر کو قدمون پر رکھدیا۔ نوجوان عمر حسن نے عجب انداز سے پاؤن پیچھے سرکائے ۔مسکرا کر اتنا کہا۔ کہ اچھا پھر آئین گے۔ گھبراؤ نہین۔ بلکٹ کو اسی حالت مین چھوڑ کر مسکراتے ہوئے چلدئے۔

وصل کی شب تو بہت لطف سے گذری لیکن،
صبح ہوتے ہی میرے گھر مین قیامت آئی

شیخ زین الدین آفت نزول نام

ہم تبرک و ہم زینت

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچہ	طول انچہ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۱۳½	عہ
۲	مدینہ منورہ	〃	〃	〃	عہ
۳	مکہ معظمہ	رنگین نقشہ	۱۵	۱۹½	۱۲
۴	مدینہ منورہ	〃	〃	〃	۱۲
۵	مکہ معظمہ	رنگین نقشہ	۱۲	۱۶	۸
۶	مدینہ منورہ	〃	〃	〃	۸
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹½	۱۰
۸	کربلائے معلی و نجف	〃	〃	۳۰	عہ

منشی عبدالرحمن آزاد
لوہار چال نمبر ۴ بمبئی

اسلامی دنیا

قبایل بنی عوام نے تحصیل بنی عوام دارالخلافت ولایت یمن کے دیہات پر لوٹ مار کی تھی جس پر عساکر عثمانیہ ان قبایل کی تادیب کے لئے روانہ ہوئے اونہون نے جب دیکھا کہ ہم افواج عثمانی کے آگے تاب مقاومت نہ لاسکین گے تو سب نے اطاعت قبول کرلی اور سپہ سالار کی خدمت مین اکر جملہ مشایخ و روسار نے نہایت عاجزی کی اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ چنانچہ انہین یہ عہد لیکر چھوڑ دیا گیا کہ آئندہ پھر اس قسم کی بدعنوانیان نہ کرین گے اور اب وہان بالکل امن وامان ہے۔

غدر کی اطلاعات سرکاری مین یمن کے متعلق بالکل خاموشی ہے اور باضابطہ تحریرات سرکاری سے وہان کوئی فتنہ و فساد ہونے کی تصدیق نہین ہوتی۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ کہا جاتا ہے کہ حال مین جو فوج یمن کو بھیجی گئی تھی اون کی روانگی دیگر سپاہ کو ریلیو کرنے کی غرض سے تھی جن کی میعاد ختم ہوچکی تھی۔ نہ کہ اور کسی وجہ سے **مقام** گیوگیلی مین ۱۸ فروری کو ایک خونناک وقوعہ گذرا۔ یہان ایک گھر مین کئی بلگیرین کسی ارادہ سے جمع تھے۔ ترکی افواج نے اس گھر پر حملہ کیا ۵ ترکی سپاہی اور ۹ بلگیرین مارے گئے۔ چند بلگیرین گرفتار بھی ہوئے۔ مگر باقی فرار ہوگئے مقام مذکور سالونیکا اور صوبہ کے درمیان واقع ہے۔

چند ماہ کا عرصہ گذرا ترکی گورنمنٹ کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ اٹلی کے کارخانہ جہاز سازی مین کئی جنگی جہاز فولاد کا تیار کرلئے جائین۔ چنانچہ ان مین سے ایک جہاز مکمل ہوگیا۔ اور روانگی کے لئے تیار ہے۔

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ جنرل پلومر نے سونگیز پر بلا مقابلہ قبضہ کیا۔ جنرل فرینچ نے بوئرون کی ایک اور توپ پر قبضہ کیا۔ جنوبی مشرقی اضلاع مین بوئرون کے پاس اس قسم کی بس ایک توپ رہگئی تھی۔ برک پالونی کے حملہ آور بوئرون کے ایک حصہ نے پھر ارینج کو عبور کیا

روس نے ۳ ماہ حال کے تاریخ سے تمام طاقتون کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس مین ظاہر کیا ہے کہ چونکہ یہ ممکن ہے کہ چین کے ساتھ منچوریا کے متعلق خاص معاہدہ کرنے سے قرب وجوار کی سلطنتین دقت مین پڑجائنگی اور اس سے روس اور چین کے دوستانہ تعلق کا ثبوت نہ ہوگا اسلئے روس ایسے معاہدہ پر ضد نہین کرتا ہے اور منچوریا کے متعلق کوئی معاہدہ کرنا نہین چاہتا ہے اور قدیم پروگرام کے مطابق واقعات کا خاموشی سے منتظر رہیگا۔

دیوانہ ملا کے مقابلہ کی پھر تیاریان ہو رہی ہین اور ابکی بڑے زور شور کے ساتھ ہو رہی ہین کیونکہ پہلی ناکامیون نے گورنمنٹ کو چونکا دیا ہے سرحد بوداؤ پر تین فوجین جمع ہونگی۔ انہین سے بالفعل ایک کو صحرا کی لق ودق سے کرنا پڑیگا۔ پانچ روز کا راستہ ہے۔ پانی کا کہین پتہ نہین۔ علاوہ ازین اور بھی طرح طرح کی تکالیف کا اندیشہ ہے خدا خیر کرے

قول متفقہ کے وکیل اس شش وپنچ مین کہ سفارت گاہون کی حفاظت کے لئے جو ۲۰۰۰ نفر فوج رکھنے کی صلاح ٹھہری ہے یہ ٹھیک ہے یا نہین کیونکہ آپس کی کشمکش سے انہین خود چھاجانے کا اندیشہ ہے۔

ساؤتھ ویلز کے دستہ جنگ ... سپاہی ہین ویلنگٹن سے جنوبی افریقہ کیطرف روانہ ہوئے

گورنر نے رخصت کرتے وقت کہا۔ مجھے امید ہے کہ بوئرون کا اب جلد قلع قمع ہو جائے گا۔ اور اگر نہ ہوا تو نیوزیلنڈ اور بھی فوج بھیجنے کو تیار ہے۔

لارڈ کچنر ۹ ماہ حال کو رپورٹ کرتے ہین کہ جنرل پلومر نے خفیف مقابلہ کے بعد مقام پیٹرسبرگ پر قبضہ کیا۔ ڈچ اپنا سامان جلا کر پہلی ہی شب کو یہ مقام خالی کر گئے تھے۔ جنرل پلومر نے دو انجن اور ۲۰ مردڈبون پر قبضہ کیا۔

اگرڈون کے شمال مین ۱۰ اپریل کو ۴۰۰ بوئرون نے پانچوین لانسرز رجمنٹ اور یومنری کے ۱۰۰ سپاہیون پر حملہ کیا۔ ہمارے سپاہی صبح سے اب تک بوئرون کا مقابلہ کرتے رہے۔ آخر بوئرون نے بری طرح گھیر کر گرفتار کر لیا۔ ۵۰ آدمی اون کے ہاتھون سے بچ نکلے۔

اخبار سٹینڈرڈ اوڈیسہ کے ایک تار سے مظہر ہے کہ چند مشہور پولٹیکل اخبارات ابھی سے اس بات پر بحث کر رہے ہین کہ ممکن ہے کہ عنقریب روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑیگی۔

جنرل پلومر نے سائٹھ سپاہی اور سات نمبر کی توپ کو مقام پیٹرزبرگ پر قبضہ کیا۔ اور دشمن کا بہت بڑی مقدار مین گولہ بارود برباد کر دیا۔

جنرل بوتھا نے ڈیویٹ کے ساتھ ملاقات کی اور اب چونکہ اوسے پورا اطمینان ہوگیا ہے لہذا اوس نے صلح کے متعلق از سر نو خط وکتابت کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ جنرل ڈیویٹ کی دماغی حالت درست نہین رہی ہے لہذا اب وہ کسی امر کی ذمہ داری کے لائق نہین رہا اس کے ہمراہی سبکے سب دیگرے اس سے علیحدہ ہو رہے ہین۔ اب گویا کل بوئرون کی جانب سے صلح کرنیکا کام بوتھا کے سر پر آگیا ہے۔

برگسیڈنٹ ریٹز اور اوسکے بعد اسٹیم پلاکی نے ڈیوک آف جینوا سے فلاگ شپ پر ملاقات کی۔ ڈیوک آف جینوا کو آج شام کیوقت بار ودخانہ مین پرتکلف ضیافت دیگئی۔ پریسیڈنٹ نے اس موقع پر ڈیوک آف جینوا کا جام صحت نوش فرمایا اور عمدہ پیرایہ مین شاہ اٹلی وکٹر ایمانیول کا دوستانہ برتاؤ جو اون کے استقبال کے لئے جو بحری قافلہ روانہ کیا تھا اون کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ موجودہ ارتباط واتحاد مین جو ان دونون سلطنتون کے وارث ہے زیادہ ترقی ہوگی۔

لارڈ کچنر مقام پریٹوریا سے بذریعہ تار خبر دیتے ہین کہ جنرل سمتھون کے رسالہ فوج نے مقام ڈوبٹ سڈراپ پر دو گھنٹے تک سخت جنگ کی جس بوئرون کے ۸۰ آدمی گرفتار ہوئے۔ منجملہ ان مین پر بری کمانڈر توپخانہ کے افسر۔ اور ۸۰ اسباب سے لدی ہوئی گاڑیان بھی ہین۔

جنرل سوملکی اور دو دوسرے جرمن افسر لندن مین شہنشاہ جرمن کی جانب سے شاہ ایڈورڈ کی بارگاہ مین آئے ہین۔ جرمن سپاہ کے لئے ممالک چین اور دیگر مشرقی مقامات مین رہائش کا جو بندوبست کیا گیا ہے وہ کل تجاویز پیش کیجائینگی کیونکہ شاہ ایڈورڈ کو مجوزہ ترمیمات اپنی فوج مین داخل کرنے کا بہت بڑا خیال پیدا ہوا ہے۔

۱۱ اپریل کو ٹرانسوال مین دیوانی دفاتر قائم کئے گئے۔ مقامات جوہانسبرگ پریٹوریا سے فوجی عدالتین اوٹھادیگئین اور ان کے عوض متفرق شہرون مین مجسٹریٹ کی عدالتین قائم کیگئین۔

مقامات پریٹوریا پیٹرزبرگ کے درمیان ریلوے سڑک بالکل صاف ہے۔

جنرل بوتھا کے شرائط صلح کی خط وکتابت کا مزید حال نہین معلوم ہوا۔ سنا جاتا ہے کہ اون کی نسبت جو تار شائع ہوئے تھے اخبار والے گھڑ کے جاری ہین۔

مہاراجہ صاحب میسور موسم گرما کے گذارنے اوٹکمنڈ کو تشریف لے گئے برادر عزیز بھی ساتھ ہیں۔

یکم اپریل کو ہندوستان میں سلسلہ ریلوے مجریہ کی کل لنبائی ۲۵ ہزار ۱۵۲ میل پائی گئی۔

لاہور میں چندہ یادگار قیصرہ وکٹوریا وصول ہوا ۲۷۱۰۲ روپیہ۔ اقرار علاوہ ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۱۵ اپریل کو لاہور میں بند ہوں گے اور ۲۰ کو شملہ میں کھلیں گے۔

شاہ عالم پناہ کی تنخواہ بقول ٹائمز ۱۸ لاکھ روپیہ ہوگی اس میں ساڑھے ۱۷ لاکھ جیب خرچ کے۔

رنگون میں تہوار عید پر قربانی کی بابت فساد ہوا ایسی ہی خوفناک خبر گڈھ مکتیسر سے بھی آئی ہے۔

فیروزپور میں سرکاری مقدمہ خلاف شیو ... پلیڈر چل رہا ہے خوف ہے کہ اس میں اور بھی بعض پلیڈر نہ پھنسیں۔

جبلپور میں رائے کاشی چند بہادر مرحوم کی جگہ بابو سنسار چند رئیس وزیر اعظم مقرر ہوئے پرائیویٹ سکرٹری رکھے ہوئے ہیں۔

حضور والا ہز ایکسیلنسی ۲۵ اپریل کے قریب علیگڈھ میں تشریف لائیں گے۔ کالج کی طرف سے ایڈریس پیش ہوگا۔

آنولہ سے ۱۱ میل فاصلہ پر موضع فیض گنج پوشیدہ گڈھ موضع میں طاعون نمودار ہوا۔

مسٹر آرنلڈ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور امیر کابل کی علمی ملازمت پر کابل جانے والے ہیں۔

بمبئی گورنمنٹ کا اندازہ ہے کہ جدید سال رواں میں قحط کا خرچ تقریباً ۹۰ لاکھ ۱۹ ہزار ہوگا۔

ضلع بنوں کو پانچ دیہات کی جھونپڑیاں

کے باعث انگریزی علاقہ پولیس ایک اور برس کے لئے رکھی گئی۔

گورنمنٹ ہند آخر کار سررشتہ پولیس کی ضروری اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے ۱۶½ لاکھ منظور ہوا ہے۔

پچھلے سال سررشتہ ڈاک ہند کی کل آمدنی ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ تھی اور کل خرچ ایک کروڑ پونے ۷۶ لاکھ روپیہ پایا گیا ہے۔

بمبئی کے مسٹر جہانگیر بمن جی نے دو دو آنہ کا چندہ امداد قحط کے لئے جمع کرکے ساڑھے تیس ہزار فراہم کردیا ہے۔

کانپور میں یادگار آمد حضور لارڈ کرزن ایک فوارہ بنایا جائیگا میونسپلٹی نے اس کے لئے ۵ ہزار منظور کیا۔

بمبئی کے شیخ عبدالرزاق لندن کے امتحان میڈیکل سروس میں پاس ہوئے پہلے مسلمان ہیں مدراس میں عہدہ پایا۔

ہائیکورٹ مدراس میں جو مسلمانوں کے کسی پیش کو ٹوپی پہن کر نہیں آنے دیتے ہندو کو پگڑی باندھنا جبراً لازم کیا گیا۔

مسٹر آر داوج (دہلی) کے مشہور ساہوکار گنگا لیکرام کو بجرم خریدنے مال مسروقہ کے ۲ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔

کانپور میں ایک پنڈت نے اشتہار دیا ہے منتر کے زور سے آگ بغیر کسی سامان کے کرشمہ دکھائیں گے وہ ایک بگیہ بھی گرم کریں گے جس میں منتر کے زور سے آگ از خود پیدا ہوجائیگی۔ ۱۰ مئی میں یہ کرشمہ ہوگا۔ تمام خرچ خود اٹھائیں گے انجمن دکھلانے سے انتظام کا ذمہ اٹھایا ہے۔

پنجاب میں امداد قحط کا کام ختم ہوا۔ ۲۰ لاکھ ۱۴ ہزار روپیہ جمع ہوا تھا جس میں ۱۲ لاکھ روپیہ کلکتہ سے آیا تھا۔ تمام خرچ نکال کر ایک لاکھ ۳۱½ ہزار بچ رہا ہے اور یہ کلکتہ کی کمیٹی کو واپس بھیجا گیا ہے۔

فیروزپور کے ایک گاؤں میں سخت مہلک طاعون پہونچا کئی سو موتیں ہوئی ہیں۔

مشاعرہ

اراکین عثمانیہ کلب کا ایک مشاعرہ ماہواری قائم کرنے کا ارادہ ہے پہلے مشاعرہ کی طرح یہ ہے "وصل جانان کی الہی کوئی صورت نہیں" یہ مشاعرہ جمعرات کی رات کے وقت ہوگا۔ ابھی شروع ہوا ہے امید ہے کہ بمبئی کے کل شاعر تشریف لاکر اراکین عثمانیہ کلب کو شکر گزار فرمائیں گے۔

اطلاع نیاز محمد پہلوان ساکن شیر کوٹ ضلع بجنور کے

طاعونی شکار

تاریخ	جملہ طاعونی	اموات طاعونی	اموات کل سو
۷ اپریل	۱۱۰	۹۳	۲۶۲
۸ //	۹۰	۱۰۳	۲۶۱
۹ //	۱۳۶	۱۱۳	۲۵۵
۱۰ //	۱۳۰	۱۰۹	۲۳۸
۱۱ //	۱۳۰	۹۷	۲۳۵
۱۲ //	۱۴۳	۱۰۳	۲۳۷
۱۳ //	۱۴۸	۱۰۱	۲۳۰

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا